## سوال

(304) مسئلہ وراثت (ثانی)

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نتھو کی وفات کے وقت اس کی بیوہ سائراں اور اس کے دادا سلطانی کے بھائی عبدالقادر کا بیٹا یوسف زندہ تھا، جبکہ یوسف کا ایک دوسرا بھائی رُلیا، نتھو کی زندگی میں فوت ہو چکا تھا، اب نتھو کی جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی، نیز بتائیں کہ نتھو کی جائیداد سے یوسف کو ملنے والا حصہ یوسف کی اولاد کو منتقل ہوگا یا اس کے بھائی رُلیا کی اولاد بھی اس میں حقدار ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں میت کے کفن و دفن پر اٹھنے والے اخراجات، قرض کی ادائیگی اور وصیت کے نفاذ کے بعد اس کی جائیداد سے جو کچھ بچے گا وہ قابل تقسیم ہوگا، سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ نتھو مرحوم لا ولد فوت ہوا ہے اور اس کے والدین بھی اس وقت زندہ نہ تھے لہذا بیوہ کو اس کی جائیداد سے چوتھا حصہ ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ سے تمہاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے۔''[1]

بیوہ کو اس مقررہ حصہ ۱/۴ دینے کے بعد باقی ۳/۴ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کیلئے ہے۔ صورت مسؤلہ میں میت کا قریبی مذکر رشتہ دار مرحوم کے دادا سلطانی کے بھائی عبدالقادر کا بیٹا یوسف ہے، باقی ترکہ اسے دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کے بعد جو ترکہ باقی ہو وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کا ہے۔[2]

میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں میں یوسف ولد عبدالقادر کے علاوہ کوئی اور زندہ نہیں، لہذا بیوہ سائراں کو ۱/۴ دینے کے بعد باقی ۳/۴ کا حقدار یوسف ولد عبدالقادر ہے۔ یہ ماندہ حصہ یوسف کی وفات کے بعد اس کی اولاد کو منتقل ہوگا، رُلیا کی اولاد اس میں قطعاً حقدار نہیں کیونکہ رُلیا تو نتھو مرحوم کی زندگی میں فوت ہو چکا تھا، اس بنا پر وہ خود بخود نتھو کی جائیداد سے محروم ہو گیا، جب وہ خود محروم ہے تو اس کی اولاد، اس کے ترکہ سے کیسے حقدار ہو سکتی ہے، بہر حال رُلیا کی اولاد کو اس ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] صحیح البخاری، الفرائض، ۶۷۳۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد4۔ صفحہ نمبر:282**

محدث فتویٰ